فتاویٰ امن پوری (قسط ⑯)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): کیا سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا؟

(جواب): سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اس کی بیوی سے نکاح کرنا ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

❀ طبقات ابن سعد (متمم الصحابہ:۲۳۶) والی سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن عمر واقدی کذاب و متروک ہے۔

② سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرنے والا نامعلوم ہے۔ اس کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع بھی نہیں۔

❀ تاریخ طبری (۳/۲۸۰) والی روایت بھی سخت ضعیف و غیر ثابت ہے۔

① محمد بن حمید رازی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف و کذاب'' ہے۔

✿ امام نسائی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(الخلافيات للبيهقي : 1955، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ محدث ابوبکر فضلک رحمہ اللہ (۲۷۰ھ) فرماتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَّهُوَ يُقَلِّبُ الْأَسَانِيدَ وَيُرَكِّبُهَا عَلَى الْمُتُونِ.

''میں محمد بن حمید کے پاس گیا، وہ ادھر ادھر کی سندیں لے کر انہیں متنوں پر

چسپاں کر رہا تھا۔‘‘(الخلافيات للبيهقي : 1954، وسندہٗ صحيحٌ)

۞ محدث فضلک کا قول ذکر کرنے کے بعد حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آفَتُهٗ هٰذَا الْفِعْلُ، وَإِلَّا فَمَا أَعْتَقِدُ فِيْهِ أَنَّهٗ يَضَعُ مَتْناً، وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهِم : فُلَانٌ سَرَقَ الْحَدِيْثَ .

’’محمد بن حمید میں یہی بیماری تھی، ورنہ میرا نہیں خیال کہ اس نے کوئی متن بھی گھڑا ہو، اس کی وہی حالت ہے، جو محدثین کے نزدیک ’’سارق الحدیث‘‘ راوی کی ہوتی ہے۔‘‘(سِيَر أعلام النّبلاء :504/11)

۞ امام ابوزرعہ اور امام مسلم بن وارہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

صَحَّ عِنْدَنَا أَنَّهٗ يَكْذِبُ .

’’ہمارے نزدیک درست یہی ہے کہ محمد بن حمید (حدیث میں) جھوٹا تھا۔‘‘

(كتاب المَجروحين لابن حِبّان : 1009، وسندہٗ صحيحٌ)

۞ امام صالح جزرہ رحمہ اللہ نے بھی ’’کذاب‘‘ قرار دیا ہے۔

(تاريخ بغداد : 262/2، وسندہٗ حسنٌ)

② سلمہ بن فضل رازی ’’کثیر الخطا و مضطرب الحدیث‘‘ ہے۔

③ محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے۔

④ طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے۔

ثابت ہوا کہ اس بارے میں مروی روایات غیر ثابت ہیں، بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ صحابہ کو مطعون کرنے کے لیے بعض ناعاقبت اندیشوں کی سازش ہے۔

مالک بن نویرہ کا صحابی ہونا ثابت نہ ہو سکا، نیز اس کا قتل بھی ثابت نہیں۔ سیدنا خالد

بن ولید رضی اللہ عنہ سیف من سیوف اللہ کا اس کی بیوی سے نکاح یا زنا کرنا بالکل ثابت نہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِمَّا لَمْ يُعْرَفْ ثُبُوتُهُ.

''اس حوالے سے کوئی (صحیح) دلیل معلوم نہیں ہوسکی۔''

(مِنهاج السنة : 519/5)

(سوال): بینک کو کرایہ کے لیے جگہ دینا اور اس سے کرایہ وصول کرنا کیسا ہے؟

(جواب): بینک میں سودی لین دین ہوتا ہے۔اس کو کرایہ کے لیے جگہ دینا جائز نہیں، یہ گناہ پر تعاون ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ٢)

''گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

(سوال): کیا خریدی ہوئی چیز کو قبضہ میں لانے سے پہلے آگے فروخت کر سکتے ہیں؟

(جواب): جب تک خریدی گئی چیز کو قبضہ میں نہ کرلیا جائے، اسے آگے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ چیز پر ملکیت قبضہ سے حاصل ہوتی ہے اور جب تک ملکیت نہ ہو، اس کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔(مسلم:١٥٢٨)

(سوال): کیا کمیشن لینا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے، بشرطیکہ فریقین میں سے کسی سے دھوکہ نہ ہو۔

(سوال): کیا آڑھت لینا جائز ہے؟

(جواب): منڈیوں میں کسی کا مال فروخت کروا کر مالک سے جو معاوضہ لیا جاتا ہے،

اسے آڑھت یا دلالی کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے۔

سوال: کیا قاتل مقتول کا وارث بنے گا؟

جواب: اگر قتل عمد ہو، تو قاتل دیت اور وراثت کا حق دار نہ ہو گا۔ اس پر اجماع ہے۔ (الاجماع لابن منذر، ص ۹۶) اور اگر قتل خطا ہے، تو دیت کا حق دار نہیں ہو گا، البتہ وراثت میں حصہ دار ہو گا۔

سوال: حادثات اور سانحات میں ہلاک ہونے والوں کے نام امدادی رقوم تقسیم کی جاتی ہیں، کیا وہ رقم تمام ورثا میں تقسیم ہو گی؟

جواب: وراثت وہ مال ہے، جو میت کی ملکیت میں ہو۔ امدادی رقوم اکثر وبیشتر میت کی بیوہ یا بچوں یا والدین کے لیے ہوتی ہیں۔ اس میں تمام ورثاء شریک نہیں ہوں گے۔

سوال: کسی کے پلاٹ پر قبضہ کرنے پر کیا وعید ہے؟

جواب: کسی کی ملکیت پر قبضہ کرنا حرام ہے۔

❀ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے ظلم وزیادتی کے ساتھ کسی کی زمین کا ایک ٹکڑا ہتھیایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔''

(صحيح البخاري : 2452، صحيح مسلم : 1610)

سوال: جن ادویات میں الکحل استعمال ہوتا ہے، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: الکحل مختلف اشیاء کے مرکب سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرتی ہے۔ اگر اس کو کسی چیز میں ملائے بغیر پیا جائے، تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ البتہ اگر کسی مرکب میں اس کا استعمال کیا جائے، تو عموماً اس کا استعمال دو طرح ہوتا

ہے؛① ادویات وغیرہ میں ② اس کے علاوہ اشیا میں، مثلاً عطریا پرفیومز وغیرہ۔

ادویات میں استعمال:

جن ادویات میں الکحل استعمال کیا جاتا ہے، ان سے علاج کرنا جائز ہے۔ الکحل ادویات میں بہت معمولی مقدار میں استعمال ہوتا ہے۔ جب اسے مختلف مرکبات میں ملا دیا جاتا ہے، تو اس کا اثر ظاہر نہیں رہتا۔

حدیث مبارک: ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی کم مقدار بھی جائز ہے۔'' (ابوداود: ۳۶۸۱، ترمذی: ۱۸۶۵، ابن ماجہ: ۳۳۹۳، وسندہ حسن) کا مفہوم یہ ہے کہ جس کو بغیر کسی مرکب میں استعمال کیے پیا جائے اور اس کا اثر ظاہر ہو، تو اس کی کم مقدار بھی حرام ہے، کیونکہ کم مقدار زیادہ مقدار پینے کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر نشہ آور چیز کی معمولی مقدار کو کسی مرکب میں استعمال کیا جائے اور اس کا اثر ظاہر نہ رہے، تو وہ اس ممانعت میں داخل نہیں۔

مثال کے طور پر اگر پانی میں معمولی مقدار میں نجاست گر جائے اور پانی کی اصلیت میں کوئی تغیر نہ آئے، تو پانی پاک ہے، کیونکہ نجاست کا اثر پانی کی اصلیت پر ظاہر اور غالب نہیں آیا۔ اور اگر نجاست گرنے سے تغیر آ جائے، تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے، کیونکہ نجاست کا اثر پانی پر غالب آ گیا ہے۔ اسی طرح اگر الکحل کا اثر یعنی نشہ ادویات یا دیگر اشیا میں غالب ہو جائے، تو حرام ہیں اور اگر غالب نہ ہو، تو حرام نہیں ہیں۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ادویات میں الکحل کا اثر غالب نہیں ہوتا، لہٰذا ان کا استعمال جائز ہے۔

اگرچہ الکحل والی ادوایات کا استعمال جائز ہے، مگر مسلمانوں کو چاہیے کہ ان ادویات کا استعمال اس صورت میں کریں، جب کوئی متبادل موجود نہ ہو۔ مسلمان اطباء اور ڈاکٹرز کو بھی

چاہیے کہ الکحل سے پاک ادویات کی تیاری پر زور دیں۔

عطریات وغیرہ میں الکحل کا استعمال:

چونکہ الکحل نشہ آور ہے اور ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔ کیا الکحل والے عطر یا پرفیومز کا استعمال جائز ہے؟ اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا شراب نجس ہے یا نہیں۔ جو حکم شراب کا ہوگا، وہی الکحل والے عطریات کا ہوگا۔

شراب حرام ہے، نجس نہیں۔ اس کے نجس ہونے پر کوئی واضح دلیل نہیں۔ اگر جسم یا کپڑے کے کسی حصہ پر لگ جائے، تو کپڑا یا جسم پلید نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر حرام چیز کا پلید اور ناپاک ہونا ضروری نہیں، مگر ہر پلید چیز حرام ہے۔ مثلاً زہر حرام ہے، مگر پلید نہیں، کہ جس جگہ لگ جائے، اسے دھونا ضروری ہو۔

شراب کے نجس نہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ جب اسے حرام قرار دیا گیا، تو صحابہ کرام نے شراب سے بھرے مٹکے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیے۔ (بخاری: ۲۴۶۴، مسلم: ۱۹۸۰) اگر یہ نجس ہوتی، تو صحابہ اسے راستوں میں نہ بہاتے اور نبی کریم ﷺ نے منع بھی نہیں فرمایا۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ شراب نجس نہیں ہے، تو الکوحل بالا ولی نجس نہ ہوا، جسم یا کپڑے کو لگ جائے، تو پلید نہیں ہوتا۔ لہٰذا جس عطر اور پرفیوم میں الکوحل ملا ہوا ہو، اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، ایسا پرفیوم لگا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: سودی لین دین کرنے والے سے تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

جواب: سودی لین دین کرنے والا شخص اگر سود کو حلال سمجھتا ہے، تو وہ ضروریات دین کا منکر ہے، لہٰذا وہ کافر ہے، اس سے تعلقات اُستوار رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر وہ سود کو

حرام سمجھتا ہے، مگر سودی لین دین کرتا ہے، تو اس کو وعظ ونصیحت کی جائے، مگر اس سے تعلقات رکھنے میں حرج نہیں۔ دعوت کرے، تو قبول کی جاسکتی ہے۔

سوال: کھانے کے دوران سلام کہنا اور جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا مسنون ہے۔ کھانے کے دوران کلام کرنا ممنوع نہیں، لہٰذا سلام کہنا اور اس کا جواب دینا جائز ہے۔

سوال: انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بنائی گئی فلمیں دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت حرام اور ناجائز ہے۔ اسلام کا نقصان ہے۔ ایسی فلمیں بنانا اور دیکھنا انبیائے کرام اور صحابہ کی توہین ہے، اگر چہ ان کی نیت اچھی ہی ہو۔

انبیائے کرام اور صحابہ عظام کی حیات کے مختلف گوشوں کو بیان کرنا چاہیے، تذکیر اور وعظ ونصیحت کرنی چاہیے۔ مگر ان کے کردار کو مووی کی صورت میں پیش کرنا کفریات تک لے جاتا ہے۔ کیا کسی غیر نبی کو نبی کے کردار میں پیش کیا جاسکتا ہے؟ کسی غیر صحابی کو صحابی کے کردار میں پیش کیا جاسکتا ہے؟ یہ اداکار اکثر برے لوگ ہوتے ہیں۔

ان فلموں کا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی نبی پر بنائی گئی فلم دیکھی ہو، تو جب اس کے سامنے اس نبی کا نام لیا جائے، یا وہ خود قرآن وحدیث میں اس کا نام پڑھے، تو فطری طور پر اس کے ذہن میں اسی شخص کی شکل آجاتی ہے، جس نے فلم میں اس نبی کا کردار ادا کیا تھا۔ غیر محسوس انداز میں انسان سمجھ بیٹھتا ہے کہ وہ نبی شاید دیکھنے میں ایسا ہی ہوگا۔

فلم کو مزین کر کے پیش کیا جاتا ہے، تاکہ ناظرین کی توجہ حاصل کی جائے۔ اس کے لیے وہ اس نبی یا صحابی کی زندگی میں ایسی باتیں داخل کر کے دکھاتے ہیں، جو جھوٹ ہوتی ہیں۔ اور نبی کی طرف کسی بھی انداز میں جھوٹ منسوب کرنے پر جہنم کی وعید ہے۔

ان فلموں میں اور بھی کئی قباحتیں اور محرمات ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان فلموں کا مکمل بائیکاٹ کریں، تاکہ ان کی حوصلہ شکنی ہو۔ ورنہ دیکھنے والے جرم میں برابر کے شریک ہوں گے، کیونکہ فلمیں اسی وقت بنتی ہیں، جب ناظرین کی ڈیمانڈ ہوتی ہے۔

سوال: گانے باجے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گانا باجا اور تمام آلات موسیقی حرام اور ناجائز ہیں۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔''

(صحيح البخاري: 5590)

❁ علامہ غانم بن محمد حنفی رحمہ اللہ (۱۰۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا كَبِيرَةٌ فِي الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

''آلات موسیقی تمام ادیان میں کبیرہ گناہ ہیں۔''

(مَجمع الضّمانات، ص 132)

❁ علامہ حصکفی حنفی (۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

''گانے بجانے کے تمام آلات حرام ہیں۔''

(الدرّ المُختار، ص 652)

سوال: کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

جواب: ربع دینار (تین درہم) یا اس سے زائد مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (بخاری: ۶۷۸۹، مسلم: ۱۶۸۴) اس سے کم مالیت کی چوری پر حد نہیں، البتہ حاکم تعزیرا

کوئی سزا دے سکتا ہے۔

(سوال): میرا شوہر مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں اس کا آلہ تناسل اپنے منہ میں لوں، کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

(جواب): یہ مطالبہ کوئی سلیم الفطرت اور نفیس الطبع انسان نہیں کرسکتا۔ یہ برائی ہے، بلکہ طبی طور پر کئی مفاسد کا باعث ہے۔ لہٰذا شوہر کی طرف سے ایسا مطالبہ ناجائز ہے۔ یہ قبیح فعل انسان کے دل کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اسلام ہر اس عمل سے روکتا ہے، جو انسان کے دل پر برا اثر چھوڑے۔ یہ کفار کی بری عادات میں سے ہے۔

(سوال): کیا عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے؟

(جواب): عورت کے لیے ضروری ہے کہ اجنبی مردوں سے چہرہ ڈھانپے۔ خواہ چادر سے ہو یا برقعہ سے۔ یہی راجح اور اقویٰ معلوم ہوتا ہے۔

(سوال): سوال کرنا کن کے لیے جائز ہیں؟

(جواب): کسی سے مالی اعانت کا سوال کرنا تین لوگوں کے لیے جائز ہے؛

① مقروض، ② آفت زدہ ③ فاقہ زدہ۔ ان تینوں کے لیے اس صورت میں سوال جائز ہے، جب ان کے پاس اپنی مصیبت دور کرنے کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہ ہو۔ نیز جب ان کی ضرورت پوری ہو جائے، تو سوال کرنے سے رک جائیں۔ (صحیح مسلم: ۱۰۴۴)

(سوال): کیا معافی کے لیے اپنے پاؤں کو ہاتھ لگوانا جائز ہے؟

(جواب): معافی کا مطلب ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور اس پر ندامت کا اظہار کرنا۔ یہ زبان سے ہوتا ہے۔ مگر کسی کو اپنے پاؤں چھونے کو کہنا اور اسے ذلیل کرنے کی کوشش کرنا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ یہ تکبر کی نشانی ہے۔

(سوال): کیا قرض لینا جائز ہے؟

(جواب): قرض لینا انسانی ضرورت ہے۔ضرورت کے وقت قرض لینے میں کوئی حرج نہیں۔مگر کسی غیر شرعی کام کے لیے قرض لینا جائز نہیں۔قرض حسنہ دراصل سود کا متبادل ہے۔اسلام نے سود کو حرام قرار دیا اور قرض حسنہ، زکوٰۃ اور عام صدقات کو جاری کیا ہے۔

(سوال): حق شفعہ کسے کہتے ہیں؟

(جواب): اگر کوئی شخص اپنی غیر منقولہ جائیداد کسی ایسے شخص کو بیچ دے، جو اس کا پڑوسی نہیں ہے، تو شریعت پڑوسی کو حق دیتی ہے کہ وہ اس بیع کو ختم کر کے اتنی ہی قیمت میں خرید سکتا ہے، پڑوسی کے اس حق کو ''حق شفعہ'' کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ اگر پڑوسی ایک بار اس جائیداد کو خریدنے سے انکار کر دے، تو اسے دوبارہ حق شفعہ حاصل نہ ہوگا۔

(سوال): انشورنس کرانا کیسا ہے؟

(جواب): انشورنس یا بیمہ کرانا حرام ہے۔اس میں سود ہے، نیز جوا اور بیع غرر ہے۔

(سوال): انشورنس یا بیمہ والے اداروں میں نوکری کا کیا حکم ہے؟

(جواب): انشورنس یا بیمہ سودی لین دین ہے۔سودی کاروبار کی ملازمت جائز نہیں۔

(سوال): کیا خرگوش حلال ہے؟

(جواب): خرگوش حلال ہے۔اس کے حلال ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم مرِظہران کے پاس سے گزر رہے تھے، وہاں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے بھاگے، مگر تھک گئے۔پھر میں (انس) اس کے پیچھے

بھاگا بالآخر میں نے اسے پکڑ ہی لیا اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں، میں انہیں لے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ نے انہیں قبول فرما۔''

(صحيح البخاري : 5535، صحيح مسلم : 1953)

سوال: کسی ملازم کی حسن کارکردگی پر اسے ترقی دینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، بشرطیکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ ایسے اقدام سے عموماً دیگر ملازمین کو ترغیب ملتی ہے اور وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دیتے ہیں۔

سوال: ہسپتالوں میں مریض جب ڈسچارج ہوتا ہے، تو اس کی کوئی چیز وہیں رہ جاتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ قیمتی چیز ہے، تو اس تک پہنچا دی جائے، کیونکہ ہسپتالوں میں جب مریض کو داخل کرتے ہیں، تو اس کا اندراج کرایا جاتا ہے، اس کے ذریعہ اس کے گھر تک وہ قیمتی سامان پہنچایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ معمولی چیز ہے کہ جس کے گم ہونے سے مالک کو کوئی فرق نہیں پڑتا، تو اس کو استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے۔